

خانقاہی نظام

از سید عبدالحفیظ شاہ

موجودہ دور کی خانقاہیں اگرچہ کہ بقعہ نور بنی ہوئی ہے لیکن طلباء تعلیم سے محروم ہیں۔ تصوف ایک ایسی حقیقت ہے جس میں آپ کتابوں سے معلوم تو کر سکتے ہیں کہ کیا ہے لیکن صرف علم کی حد تک۔ حالانکہ پہلے عمل ہے اور پھر عمل سے جو آگاہی حاصل ہوتی ہے اس کو ہم عرفان سے منسوب کرتے ہیں اور اس کے کچھ طے شدہ مدارج اور مشقیں ہیں۔ موجودہ دور میں مختلف مکاتب فکر مثلاً چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، نقشبندیہ وغیرہم اپنے اپنے اسلاف کی تعلیمات کا سلسلہ ہنوز جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن وہ خاطر خواہ نتائج جو بزرگان سلف کے دور میں ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں اس سے ایک حد تک ہم محروم ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسا کیوں؟ اور تعلیم کا یہ سلسلہ صرف روایات تک ہی محدود کیوں رہ گیا ہے؟

میں اپنی رائے پیش کرنے سے قبل عرض کر دوں کہ یہ صرف میری ذاتی رائے ہے۔ اگر کوئی صاحب قابل عمل تجویز پیش کریں تو میں خوش آمدید کہوں گا۔ مثال کے طور پر ایک شخص خلوص، محبت اور دیانتداری سے کسی شیخ کا مرید صرف اپنی اصلاح باطن کیلئے ہوتا ہے۔ چونکہ وہ اپنی عملی زندگی میں صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور شریعت مطہرہ پر انتہائی مخلصانہ کوششوں کے باوجود اپنے سفلی جذبات پر کماحقہ قابو پانے میں ناکام ہوتا ہے۔ پھر وہ اس امید پر کسی کا مرید ہو جاتا ہے کہ وہ ایک اچھا انسان بن جائے گا۔ لیکن افسوس ایسا نہیں ہوتا۔ اکثر طالب علم مایوس ہو کر رہ گئے اور اوراد و وظائف سے دستبردار ہو کر روزمرہ کی نمازوں میں بھی دلچسپی نہیں لیتے، اور پھر وہ مذہب سے متنفر اور پیری مریدی سے بیزار

ہو کر اس کو تضحیح اوقات سمجھنے لگتا ہے اور لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ معاذ اللہ ایسا ہی ایک گروہ اللہ کا منکر بھی ہو گیا ہے۔ صاحب باطن لوگوں سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ صورتحال سے نمٹنے کے لئے ایک مرتبہ سب مفکر دیانتداری سے کوشش فرما کر اصلاح کی طرف لگ جائیں۔ میری یہ چند تجاویز ممکن ہے کہ صورتحال کی اصلاح کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔

مرید کرنے سے قبل طالب علم کا جائزہ لیا جائے۔ اس کی استطاعت اور لگن میں اضافہ کرنے کیلئے مختصر اور ادجن کے نتائج سے شیخ خود واقف ہو، ترغیب دلانے کیلئے بتائے جائیں۔ اور ایک مقررہ وقت تک اس کے اثرات کا مرتب ہونا طالب علم پر اس کی ضرورت سمجھا جائے۔ انسان فطری طور پر بدتر سے بہتر کی طرف آسانی سے لایا جاسکتا ہے بشرطیکہ طالب علم خود محسوس کرے کہ میں ترقی کر رہا ہوں۔ صرف روایات اور بزرگان دین کی کرامات سنا سنا کر بہت عرصے تک دلچسپی برقرار رکھنے میں ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ایک بیمار آدمی جب صحت مند ہونا شروع ہوتا ہے تو وہ خود اپنی شہادت آپ ہے۔ اگر کوئی طالب علم آپ کا مرید ہونے کے بعد ترقی نہیں کر رہا ہے تو آپ ایمانداری سے اپنا جائزہ لیں اور آپ کے خیال میں کوئی دوسرا شخص آپ سے بہتر ہو تو مرید کو اس طرف روانہ کر دیں۔

یہ روایت قائم ہونے کے بعد میرے خیال میں ایک بہت بڑے مسئلے کے حل ہو جانے کا پیش خیمہ ہوگی۔ اور یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہے۔ جسمانی امراض کے سلسلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر اپنے مریض کا، جس کا وہ علاج نہیں کر سکتا ہے، مریض کی فلاح و بہبود کے پیش نظر دوسرے ڈاکٹر کے پاس روانہ کر دیتا ہے۔ پھر آپ کیوں نہ جرات مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے طالب علم کو روانہ کر دیں۔ اس سے نہ صرف آپ ایک بڑی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی حقیقت پسندی پر اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ پھر خود آپ تزکیہ نفس کی طرف رجوع ہو جائیں۔ مجاہدات اور ریاضتیں جو آپ کے سلسلے میں تعلم کی گئی ہیں، اس سے روشنی حاصل کر کے دوسروں کو منور کرنے کا موقع

فراہم کریں اور سلسلہ جاری رکھ کر سعادت دارین حاصل کریں۔ تزکیہ نفس کے سلسلے میں اپنے اسلاف کی روایات پر، جو شیخ اور مرید دونوں کے لئے ترقی کا سبب بن سکتا ہے، عمل کریں۔



”ایمان، خوف اور امید کے درمیان پروان چڑھتا ہے۔
گناہوں پر ندامت ایمان کی علامت ہے۔“